سبحان اللہ

اس زمان میمنت اقتران یہ کتاب
لاجواب مولفہ عمدہ عالمین سرامد منجمین مولوی
سید ابوالحسن صاحب رضوی موسوم بہ

چراغ نجوم

۱۳۰۳

محمد عمران اعظم ہمدانی

حسب اصرار و استبداد عزیزی خواجہ
عبدالرؤف صاحب سلمہ بعد اخذ
حق تالیف و حفاظت طبع بار اول

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۳۰۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علے عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد سید ابوالحسن بن سید حسن عرض کرتا ہے کہ بعد از فراغت تحریر خلاصۃ النجوم و
زبدۃ النجوم اس رسالہ کے لکھنے کی توفیق رفیق ہوئی اور اس رسالہ کو حسب خواہش
خواجہ عبدالرؤف صاحب کے تالیف کرکے حق تالیف خواجہ صاحب موصوف کو ہبہ کر دیا
اور نام اسکا چراغ النجوم کہا اور مرتب کیا اسکو اوپر ستتیس فائدہ کے فائدہ پہلا
بحار الانوار مین کتاب السماء والعالم مین ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ سید جلیل نبیل علی
بن طاؤس علیہ الرحمہ نے علم نجوم مین ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے اوسمین استدلال
کیا ہے اس امر پر کہ نجوم فاعل موثر اور ذوات الارادت نہین ہین یعنے نجوم
مسخرات بامرہ ہین اور علامات ہین واسطے حدوث حوادث کے مثل نبض کے کہ
سرعت نبض علامت تپ کی ہے نہ علۃ مستقلہ اور ہر آئنہ نجوم علامات اور دلالات
ہین اوپر حادثات کے مگر جائز ہے خدا پر یہ کہ تغیر دی اوسنے حوادثات کو

بسبب امور نیک و صدقہ و دعا کے موافق اپنی حکمت کے اور جائز رکہا ہے سید
جلیل علی بن طاؤس نے تعلیم و تعلم علم نجوم کا اور اوسمین نظر کرنا اور اوسپر عمل کرنا
درانحالیکہ معتقد نہو کہ ستارے موثر ہین اور جن احادیث مین منع و مذمت علم نجوم
کی ہے حمل کیا ہے اون احادیث کو اوپر اعتقاد کرنے نجوم کے موثر بالذات اور
فاعل ہونیکے بعد اوسکے سید جلیل ممدوح نے واسطے تائید صحت اس علم کے
اسما ایک جماعت شیعہ کے کہ جو عالم علم نجوم تہی ذکر کیے کہ ایک اونمین سے سید
فاضل علی بن ابی الحسن علوی معروف بابن الاعلم ہین کہ یہ صاحب زیج تہے
اور ایک اونمین سے شیخ فاضل شیعے علی بن الحسین بن علی ابن المسعودی
مصنف کتاب مروج الذہب ہین اور ایک اونمین سے ابراہیم الفزاری
صاحب قصیدہ نجوم ہین کہ منجم تہے منصور و واثق کے اور ایک اونمین سے
ابوجعفر سقاء منجم ہین کہ انکو شیخ نے رجال مین بہی ذکر کیا ہے اور ایک انمین
سے عفیف بن القیس برادر اشعث ہین کہ جنہون نے جناب امیر المومنین
علی بن ابیطالبؑ کو منع کیا تہا مقاتلہ خوارج سے اوس ساعت مین ساعت
سے حضرت نے ارادہ قتال کا کیا تہا یہ حدیث بتفصیل نہج البلاغۃ مین ہے
بعد اوسکے سید جلیل علی بن طاؤس نے فرمایا کہ اون اشخاص مین سے
علمائے شیعہ کے کہ جنکو مین نے عارف بعلم نجوم پایا اور بلحاظ اصابت احکام
مجہکو معلوم ہوے وہ یہ ہین ایک اونمین سے عالم زاہد ملقب بخطیر الدین
محمود بن محمد ہین اور ایک اونمین سے شیخ فاضل ابو نصر حسن بن علی القمی
ہین اور ایک اونمین سے علی بن الحسین بن بابویہ قمی ہین کہ اونہون نے

طالع ولادت اپنا خود درست کیا اور طالع ولادت اونکا برج سنبلہ تہا اور فرمایا سید جلیل
نے کہ روایت کی شیخ نے رجال کشی مین حال سے خالد نجیح کے کہ جب
جناب امام رضاؑ نے وفات پائی اور خالد نجیح کو حال وفات معلوم ہوا
تو اوسنے نظر کی نجوم مین تو معلوم ہوا کہ حضرت نے تحقیق انتقال فرمایا ہے
بعد اوسکے اوسنے مذہب واقفیہ سے رجوع کی سید جلیل فرماتے ہین کہ اس
روایت سے چند فائدے پیدا ہوے اول یہ کہ خالد واقفی المذہب تہا اور اعتقاد
اوسکا یہ تہا کہ حضرت امام رضا نہین مرینگے ہمیشہ زندہ رہینگے پس حق تعالی
نے بذریعہ علم نجوم اون حضرت کی وفات کو اوسپر ظاہر کیا اور یہی علم سبب
اوسکی ہدایت کا ہوا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خالد اصحاب جناب امام موسی کاظمؑ
مین سے تہا اور ہمکو کوئی روایت ایسی نہین پہونچی کہ جسمین اون حضرت نے
علم نجوم کا انکار خالد پر کیا ہو تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر خالد جانتے کہ علم نجوم
نزدیک اونکے امام کے بڑا ہے تو ہرگز خالد علم نجوم پر اعتماد نکرتے اپنے عقیدہ میں
چوتہا فائدہ یہ ہے کہ میری جد طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اپنی رجال
مین ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور ایک اور نہین ہے کہ جو
عالم علم نجوم تہے جابر بن حیان ہین کہ اصحاب مین سے حضرت امام جعفر صادقؑ
کے تہے اور انکو ابن ندیم نے رجال شیعہ مین ذکر کیا ہے بعدہ سید جلیل نے
حکایات اصابت احکام منجمین کی کتابون سے نقل کیے ہین منجملہ
اوسکے کتاب ربیع الابرار سے نقل کیا ہے کہ بعض امرا کے گہر مین کٹورہ
چاندی کا کہو گیا اوسنے ماہان منجم کے پاس جاکر استفسار کیا ماہان منجم نے کہا کہ

اوس کٹورے کو چاندی نے چہورایا ہے پس یہ سنکر گہر مین آیا منجم نے کہا معلوم
ہوتا ہے کہ تیرے گہر مین کوئی لونڈی ہے کہ نام اوسکا فضہ ہے اوسنے چہرایا ہی
پس وہ شخص گہر مین گیا جیسا کہ منجم نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور عیون اخبار الرضا
سے نقل کیا ہے کہ اون حضرت نے خبر دی مامون کو خطاے منجمین سے اوس ساعت
سے کہ جس ساعت کو منجمین نے اختیار کیا تہا واسطے مسندنشینی مامون کے پس
مامون نے حضرت سے عرض کی کہ اس امر سے آپ کیسکو مطلع فرمایئگا مین نے
بمصلحت اس ساعت کو اختیار کیا ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبدوس جہشیاری وغیرہ نے
حاصل اوسکا یہ ہے کہ جب درمیان امین و مامون کے جنگ واقع ہوئی اور خوراسان مین
اضطراب پیدا ہوا اور مامون سے فوج نے مشاہرہ طلب کیا اور متوجہ ہوا علی بن عیسے بن
ماہان واسطے جنگ مامون کے اور مامون بسبب خوف جان کے بلندی تامہ پر چڑہا اور
ہمراہ لوگ اوسکا وزیر فضل بن سہل تہا کہ وہ منجم تہا اور مامون عاجز ہوگیا اور قصد
بہاگنے کا کیا پس فضل بن سہل نے طالع وقت استخراج کیا اور کہا کہ ہم نہین ٹلینگے اور تم
اس مقام سے جبتک کہ خلیفہ مامون اپنے بہائی امین پر غالب نہ آوے پس اے
مامون بہاگنے مین تعجیل نکر اسی طرح بسبب ذکر نجوم کے مامون کو وزیر
تسکین دیتا تہا اور ثابت قدم کرتا تہا تا اینکہ اوسی ساعت مین سر علی بن
عیسے کا سامنے مامون کے آیا کہ اوسکو طاہر نے قتل کیا تہا اور ملک و مال مامون کا
محفوظ رہا اور خوف اوسکا زائل ہوگیا اور ذکر کیا محمد بن اسحق نے کہ عہد مامون
مین کتب نجوم وغیرہ بلاد روم سے منگوائین گئین اور زبان عربی مین
ترجمہ ہوکر مسلمانون مین شائع ہوئین فائدہ دوم در زائچہ مبارک سرور کائنات فخر موجودات

عمر مصطفیٰ حدیقۂ سلطانیہ وجلاء العیون مین ہے کہ ولادت باسعادت جناب رسالت مآبؐ
بتاریخ بستم ماہ شباط رومی کو ہوئی اور منزل غفر کہ جسکو ہندی مین سواتی نچھتر کہتے مین
طالع تھا یہ منزل برج میزان مین پندرہوین منزل ہے منازل قمر سے اور مواہب
لدنیہ مین ہے کہ مولد کل پیغمبرون کا بھی منزل تھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ ولادت
باسعادت اون حضرتؐ کے غرہ یا بستم یا بست وہشتم ماہ نیسان رومی تھا اور سترہوین
ماہ دی فرس کے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ درجہ بستم جدی طالع تھا اور زحل و مشتری
عقرب مین اور مریخ و آفتاب حمل مین مریخ اپنے خانہ مین و آفتاب برج شرف مین
و زہرہ و عطارد حوت مین کہ زہرہ برج شرف مین اور قمر اول میزان مین اور
راس جوزا مین اور ذنب قوس مین ہکذا صورتہ

دلو

جدی ۲۰
طالع
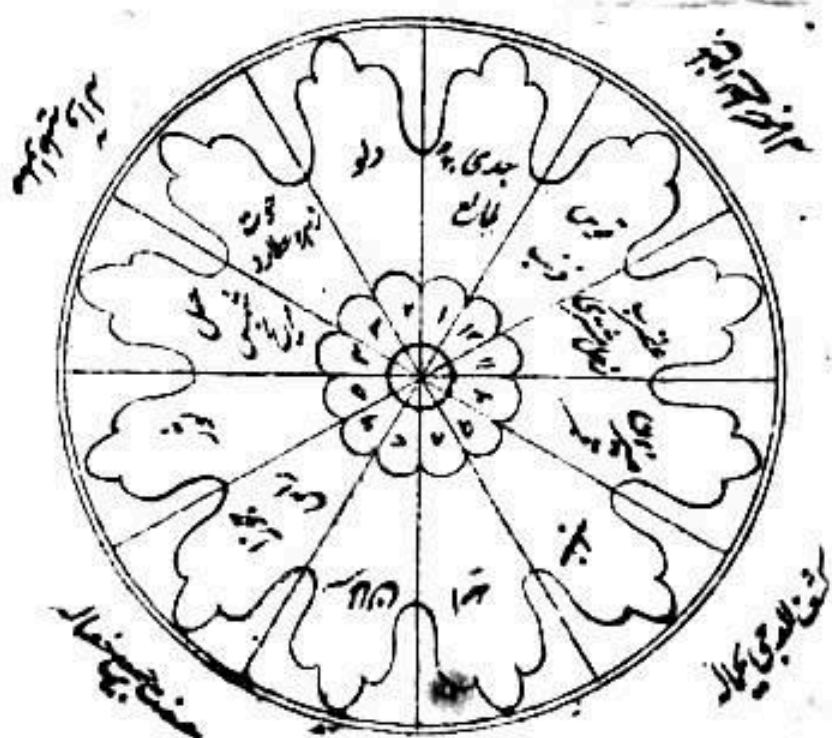
پس طالع کے ساتھ نظر مشتری کی علامت علم وحکمت ودین کی وفطنت وسیادت
وریاست اون حضرت کی ہے اور نظر عطارد کی نشانہ لطافت وظرافت وبلاغت
وفصاحت وحلاوت واون حضرت کے ہے اور نظر زہرہ دلیل صباحت وشادی
وبشاشت وحسن وطیب جمال وبہا ورونق اون حضرت کا ہے اور نظر مریخ کی
دلیل شجاعت وجلادت وقتال وقہر وغلبہ ومحاربہ اون حضرت کا پس حق تعالےٰ
نے جمیع مدائح کو اون حضرت مین جمع کر دیئے اور باقی تفصیل اسکی رسالہ
ضیاء النجوم مین لکھی گئی

فائدہ تیسرا در زائچہ طالع عالم سید علی شاہ بخاری نے کتاب اشجار الاثمار اور مظفر منجم
جنابذی نے شرح بست باب برجندی مین لکھا ہے کہ جب خداوند عالم نے عالم کو
پیدا کیا تو طالع وقت برج سرطان تھا کہ اوتاد اربعہ اوسکے یعنے طالع ورابع
وسابع وعاشر بروج منقلب ہین اور طالع مبدء ظہور وجود اشیا کا ہوتا ہے
اور دلیل بقا اون امور کے کہ جو بظہور طالع ظاہر ہوئی ہون اور طلوع طالع
دال ہے اوپر تکون ہر متکون کے خصوص نوع انسان مین کہ اشرف انواع
مکنونات ہے اور زیج الغ بیگے مین ہے کہ بروز مبدء ایام عالم کے تسیرات
وفردارات یعنی کواکب سبع سیارات
برج حمل مین مجتمع تھے وہانسے سیر
کرنے لگے ہین اور زائچہ طالع عالم یہ ہے
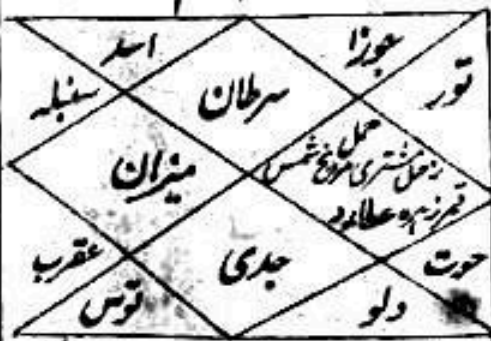
جوزا
اسد
ثور
سرطان
سنبلہ
حمل
زحل مشتری مریخ شمس
قمر زہرہ عطارد
میزان
حوت
عقرب
جدی
قوس
دلو

فائدہ چوتھا در شرائط صاحب احکام
شرائط صاحب احکام کے بہت ہین لیکن جنکا جاننا ضروری ہے وہ یہ ہین کہ

شراح بروج و کواکب کو خوب معلوم کرے تاکہ امتزاج دے سکے اور فرق
کر سکے میان سعد و نحس و قوی و ضعیف وغیرہ کے اور علم طبیعی سے باخبر ہو
اور کثرت تجربہ ہو کیونکہ احکام غلبہ ظن ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ منجم
درمیان زخم خوردہ و نشتر زدہ کے شکل سے فرق کر سکتا ہے بلکہ درمیان
خفتہ و مردہ کے فرق نہین کر سکتا ہے جیسا کہ بطلیموس نے صد کلمہ مین لکھا ہے
کہ جو شخص کہ بنا بر نجوم کے حکم کرتا ہے محکوم علیہ اوسکا ایک صورت ہوتی ہے مشابہ
اوس صورت کے کہ جو اس عالم مین موجود ہے اسی سبب سے علم مشتبہ رہتا ہے
درمیان مردہ و خفتہ و درمیان مجروح و فصد کردہ شدہ کے اور درمیان مالک مال اور
امین کے کہ مال اوسکے پاس امانت ہو اور اشجار الاثمار مین ہے کہ جو شخص
کہ دعوے کرے فرق کرنیکا اور کہے کہ فرق ہو سکتا ہے وہ اس علم کی حقیقت
سے ماہر و واقف نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ابراہیم مہدی بغداد مین ہارون الرشید
سے مخفی و پنہان ہوا ایک منجم اوسکے پاس آتا جاتا تھا اوسنے ایک طشت بزرگ
پُر از آب کیا اوس پانی مین کرسی پر ابراہیم کو بٹھایا کہ تا مامون الرشید ابراہیم کو
گرفتار نکر سکے مامون الرشید نے منجمین سے پوچھا کہ دیکھو ابراہیم کہان ہے
منجمین نے طالع وقت مین نظر کر کے کہا کہ ابراہیم ایک کشتی پر چڑھکر سندوستان
کیطرف گیا ہے الحاصل محکوم علیہ منجمین کا ایک صورت تھی کہ جو مشابہ تھی اس
صورت سے کہ جس صورت سے ابراہیم کرسی پر طشت پُر از آب مین بیٹھا تھا
پس حکم قطعی کرنا کسی چیز پر بیجا ہے کیونکہ جاننا کلیات احکام کا ممکن نہین ہے

اور جزویات کے حد و نہایت نہین ہو

فائدہ منجم درتشبیہ چونکہ محکوم علیہ منجم کا ایک صورت خیالی ہوتی ہے مشابہ اوس
صورت کے کہ جو اس عالم مین موجود ہے چاہیے کہ اوسمین تجربہ حاصل کرے تا خطا
نو اقع ہو پس اگر دو چار دلیلین طالع مین یا کسی اور خانہ مین جمع آوین تو بمنزلہ
دیگر مزاج اوسکا معلوم کرے جیسا کہ شوربا دودھ اور شکر اور زعفران پانی مین ملاوین تو ایک رنگ
اور ایک مزاج اور ایک مزہ اوسمین پیدا ہوگا کہ چارون کے مانند نہوگا اور چارون
سے منسوب ہوگا مثلاً کسی مولود کا طالع مین زحل و مشتری و مریخ و زہرہ ہون زحل دلیل سیاہی و ترشروئی و
صبوری و سرد و خشک ہے اور مشتری دلیل سفیدی مائل بزردی و کشادہ روئی و خلق و گرم و تر ہے اور
زہرہ دلیل سفیدی و روشن و لطیف طبع و خوبصورت و سرد و تر ہے مریخ دلیل سرخی و غضب و خیانت
و تندی و گرم و خشک ہے پس ان چارون دلیلون کا امتزاج کرین کہ رنگ
اوس مولود کا سرخ و سفید مائل بگندمی ہوگا اور حلم و صبر و غضب و تندی
مین معتدل ہوگا اور پاکیزہ و نیک اعتقاد و خوش طبع و خوبصورت ہوگا
اور مخفی عشرت و خیانت کرے گا اور متعصب ہوگا اور معتدل مزاج مائل بخشکی
ہوگا اور جس برج مین یہ چارون ستارے ہون اوس برج کے مزاج کا
بھی اعتبار کرین کہ کس کوکب کے مزاج سے موافق ہے کہ اثر اوسکا
ظاہر تر ہوگا اور ان چارون کواکب مین سے جس کوکب کی قوت
زیادہ تر گی اوس کا اثر ظاہر ہوگا اور جو کوکب کہ ضعیف و نامقبول ہو
اوسکا اثر کمتر و مخفی ہوگا اور دلائل مزاج مین اعتدال کا ہونا دلیل سعادت
و صحت بدن ہے اور اگر مزاج مین افراط ہو تو دلیل نحوست و مرض ہے

مزاج بروج کا اس جدول سے دریافت کرین

حوت	آبی	سرد و تر
دلو	بادی	گرم و تر
جدی	خاکی	سرد و خشک
قوس	آتشی	گرم و خشک
عقرب	آبی	سرد و تر
میزان	بادی	گرم و تر
سنبلہ	خاکی	سرد و خشک
اسد	آتشی	گرم و خشک
سرطان	آبی	سرد و تر
جوزا	بادی	گرم و تر
ثور	خاکی	سرد و خشک
حمل	آتشی	گرم و خشک

فائدہ ششم

تشبیہ مین جو دار و مدار منجم کا تشبیہات پر ہے کہ جو صورت فلکی سے از روے کواکب کے اوسکے ذہن مین آتی ہے وہ صورت مشابہ ہوتی ہے اوس صورت کی کہ جو اس عالم مین ہوتی ہے پس منجم کو چاہیے کہ تشخیص تشبیہ مین تجربہ حاصل کرے لہذا امثال دوسری تشبیہ مین لکہی جاتی ہے کہ مثلاً صورت فلکی اس طور پر ہے کہ فلک پر زہرہ و قمر برج ثور مین ہین اور عطارد و مریخ بہی اوسی برج مین ہین پس برج ثور خانہ زہرہ و شرف قمر ہے اس برج مین دونو خوشحال ہین مثل اون دو عورتون کے کہ جو سنگار کیے ہوے آپس مین بیٹھے ہوے ہین پس قمر اگرچہ دشمن زہرہ ہے لیکن اس برج مین بسبب خوشحالی دونون آپس مین دوست ہین پس زہرہ مثل ایک زن خاتون اور مطرب دوست کی ہے اپنے گھر مین اور قمر اوسکے ساتھ مثل ایک شاہزادی کے کہ ساتھ اوسکے عیش و طرب مین مشغول ہو اور عطارد دوست زہرہ کا ہے لہذا عطارد اس مقام مین خانہ دوست مین ہمراہ دوست کے قوی ہے پس مثل مدعی یا وکیل یا ندیم کے ہے اور قمر اگرچہ

دشمن عطارد کا ہے لیکن یہان پر دشمنی نہین کریگا کیونکہ عطارد زہرہ اپنے دوست کے
خانہ دوست مین ہے اور مریخ یہان پر وبال مین ہے اور ہمراہ اپنے دشمن زہرہ عطارد
کی ہے اور خانہ دشمن مین پڑا ہے لہذا مریخ مثل ایک رند کے بدحال ہوکے خصومت
مین ہے پس اس اجتماع سے معلوم ہوا کہ ایک شاہزادہ نے اپنے ملک مین کسی
مطربہ کے گھر مین ایک بزم سرور قرار دی ہے کہ یہ شاہزادہ اور وہ زن مطربہ باہم دوست
ہین کیونکہ زہرہ و قمر برج ثور مین دونو مقبول ہین اور چونکہ عطارد صاحب دوم و پنجم ہے
ثور سے لہذا بسبب مصاحبت و مدح سرائی کے دونو کو خوش رکھتا ہے اور مداخل و مخارج
کو اونکے جانتا ہے اور چونکہ مریخ صاحب دوازدہم و ہفتم ہے ثور سے دشمن و ضد اونکا
ہے لہذا فتنہ پردازی و شرانگیزی کرتا ہے اور دونو کے ہلاک کرنیکا قصد رکھتا ہے
اس سبب سے خود بھی زحمت مین پڑا ہے پس اگر آفتاب ساقط ہو تو بادشاہ سے خائف
ہونگے اور اگر ساقط نہو اونکے ساتھ ہو یا اونکی طرف نظر مودت سے ناظر ہو دلیل ہے کہ
بادشاہ اونسے خشنود ہو واگر مشتری اونسے ساقط ہو دلیل ہے کہ وہ لوگ قاضی و
محتسب سے خائف ہونگے واگر ساقط نہو اونکے ساتھ ہو یا اونکی طرف نظر مودت سے
ناظر ہو تو قاضی و محتسب سے ایمن ہونگے واگر بنظر عداوت ناظر ہو تو خائف ہونگے اور
اگر زحل بھی اوسی برج مین ہو دلیل ہے کہ دوست و احباب اونکے ساتھ رفیق
اونکے ہونگے واگر بنظر مودت ناظر ہو تو دوست احباب رعایت اونکے حال کی کرینگے
واگر بعداوت ناظر ہو تو دوست احباب زحمت دینگے اور قصد پریشانی بزم سرور کا
کرینگے پس منجم کو چاہیے کہ اسی طور ہر صورت فلکی کو مشاہدہ کرکے حکم کرے

فائدہ ہفتم در تشبیہ + جو منجم کہ طریق استخراج کواکب سے واقف و ماہر ہوگا احکام اونکو

اگر وہ راست ہونگے پس منجم کو چاہیے کہ اپنے محکوم علیہ کو یعنے اوس صورت فلکی کو کہ جسکو
بچشم بصیرت دیکھ رہا ہے بغور و صفائی ذہن ملاحظہ کرے تا احکام مین غلطی نہو مثلاً طالع وقت
برج عقرب ہے اور مریخ و زہرہ و عطارد و قمر اوسمین ہین پس چونکہ عقرب خانہ مریخ ہے
لہذا وہ مثل ایک امیر کے اپنے گھر مین خوشحال ہے اور زہرہ برج وبال مین ہے لہذا وہ دشمن
خانہ دشمن مین کمزور و بدحال ہے مثل ایکزن قحبہ درماندہ کے ہے کہ قبضہ مین کسی امیر
یا ترک یا لشکری کے ہے اور عطارد یہان پر دوست ہے اوس مرد امیر کا اور دشمن
ہے اوس زن قحبہ کا اگرچہ فی الواقع عطارد دشمن ہے مریخ کا لیکن بطالع عقرب
صاحب یازدہم ہے اسوجہ سے دوستدار مریخ ہوا اور چونکہ عطارد مخنث ہے جسکے ساتھ
ہوتا ہے اوسی کا مزاج اختیار کرتا ہے پس یہان پر چونکہ مریخ قوی حال ہے لہذا وہ خانہ
مریخ ہمراہ مریخ کے دوست اوسکا ہو گیا اور عمل اوسکا کرنے لگا کیونکہ اگر خلاف مریخ کے
چلے تو مریخ اوسکو ہلاک کریگا لہذا وہ بروے مریخ کے زہرہ سے دشمنی کرنے لگا اور قمر
یہان پر مثل ایک مسافر کے ہے کہ محبوس عاجز و مضطر ہے اور بسبب وبال کے
ضعیف مثل زن قحبہ کے ہے کیونکہ قمر برج عقرب سے صاحب ہفتم ہے اس خانہ مین
اور خانہ ہبوط مین محبوس و درماندہ ہو گیا ہے و علے ہذا القیاس اور کواکب کو بھی
اسی طرح نسبت دیکھکر احکام بیان کرے

فائدہ ہشتم در تشبیہ ہر چند مکرر ذکر ہو چکا کہ محکوم علیہ منجم کا ایک صورت خیالی
ظلی ہے کہ جسکو بچشم بصیرت مشاہدہ کرتا ہے اور تشبیہ پر احکام جاری کرتا ہے
لہذا ایک مثال تشبیہ کی اور لکھی جاتی ہے کہ تا ذہن مبتدی مین راسخ ہو جائے
مثلاً طالع وقت حوت ہے اور اوسمین زہرہ و مشتری و قمر و عطارد و مریخ ہین

پس برج حوت خانہ مشتری و شرف زہرہ ہے دونون اس جگہ پر مشغول خوشحالی مثل دو زن
جمیلہ نیکو کے ہین پس مشتری مثل ایک قاضی یا محتسب کے ہے اپنے گھر مین خوشحال اور زہرہ
مثل ایک خاتون مطربہ مکرمہ کے ہے مشغول رقص و طرب اور عطارد وبال مین ہے برج
وبال مین ہے مثل ایک مسخرے کے کہ قاضی صاحب کے سامنے شاعری و مسخری و بیہودہ
گوئی کرتا ہے اور چونکہ عطارد وبال پر صاحب چہارم و ہفتم ہے حوت سے تو ضد و بدخواہ
اونکا ہے اس سبب سے خود بھی ذلت مین پڑا ہے اور اونکی عاقبت کار کو بھی بجا نتا ہے
اور قمر وبال پر صاحب پنجم ہے حوت سے مثل ایک اولاد یا معشوق خوبصورت کی ہے
کہ قاضی صاحب سے محبت کرتا ہے اور مریخ وبال پر صاحب خانہ دوم و نہم ہے مثل ایک
سپاہی کے ہے کہ قاضی صاحب کے سامنے دست بستہ بصدق دل حاضر ہے اور بدل دخل
و مخارج کو اونکے جانتا ہے و علے ہذا القیاس اور کواکب کی نسبت کو بھی دیکھنا اور منجم کو
چاہیے کہ اس امر مین مشق و مہارت پیدا کرے کیونکہ تشبیہات کا سمجھنا اور اوس پر احکام جاری کرنا امر عظیم ہے
فائدہ منجم: از خطائے منجم استاد ابوریحان بیرونی نے تفہیم النجوم مین لکھا ہے کہ طالع
و صاحب طالع و قمر اور وہ کوکب کہ جس سے قمر منصرف ہوا ہو دلیل سائل ہے اور اکثر
امور مین سابع و صاحب سابع بخصوص جس خانہ سے سوال متعلق ہوا اور صاحب
اوسکا اور وہ کوکب کہ جس سے قمر متصل ہونیوالا ہو دلیل مسئول عنہ کی ہے اور بطلیموس
نے ثمرۃ الفلک مین لکھا ہے کہ طالع دلیل سائل ہے اور سابع دلیل مسئول عنہ کے
پس جب طالع وقت سوال استخراج کیا جاوے تو نظر کرین خانہ سابع و صاحب
اوسکے کو اگر یہ منحوس ہون تو دلیل ہے کہ مسئول عنہ یعنے منجم کو جس حال پر ہونا چاہیے
نہین ہے پس اوس وقت رائے منجم مین احتمال خطائے بسیار کا ہے اور یہ حکم خاص ہے

جیسا کہ بطلیموس نے ثمرۃ الفلک میں لکھا ہے اور طالع قران باصطلاح
منجمین طالع سال کو کہتے ہیں سو اوس وقت قران کے طالع کو اور علاوہ
اوسکے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ قمر جزو قران کو ناظر ہے یا نہ کیونکہ اگر
قمر ناظر نہیں ہوتا ہے تو اثر قران ظہور میں نہیں آتا ہے جیسا کہ ذخیرہ
اسکندریہ میں ہے کہ جس وقت قران یا احتراق وغیرہ ہوتا ہے تو ظہور
اثر اوسکا بروز قران یا احتراق یا قبل و بعد آن نہیں ہوتا ہے مگر جس وقت کہ
قمر ناظر ہو ساتھ جزو قران یا جزو احتراق کے کیونکہ فی الحقیقت قمر ناقل

آثار عالم علوی کا ہی سبب عالم استحالہ و تغیر یعنی عالم سفلی کے

فائدہ یازدہم اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ جو امور خداوند عالم
نے انسان کے لیے مقدر کیے ہیں اوسکا دفع کرنا مقدور بشر نہیں ہے
پس بحکم جف القلم بما ہو کائن لوح محفوظ میں جو کچھ کہ مقدر ہو گیا
وہ بدل نہیں سکتا پس اختیار کرنا ساعات نیک کا کیا فائدہ ہے جواب
اوسکا یہ ہے کہ ہر چند دفع تقدیر الٰہی مقدور بشر نہیں ہے اور لکھا ہوا

ن محو و اثبات نہیں ہو سکتا لیکن لوح محو و اثبات کا لکھا ہوا بدل سکتا ہے علاوہ اسکے
حق تعالے نے ہر ایک چیز کو سبب دوسری چیز کا گردانا ہے جیسا کہ غذا کھانا سبب سیری شکم
اور دوا کھانا سبب دفع مرض اور عبادت کرنا سبب نجات اور معصیت کرنا سبب عقاب ہے
پس اگر اوپر جبار کہیں کہ دفع تقدیر الٰہی مقدور بشر نہیں ہے لازم آتا ہے کہ ترک غذا بھی
کریں پس چاہیے کہ کھانا پینا بھی ترک کریں اور کہیں کہ اگر تقدیر میں ہماری زندگی ہے تو
کبھی نہ مرینگے اور چاہیے کہ ترک طاعت و عبادت بھی کریں اور کہیں کہ اگر تقدیر الٰہی میں
ہم بدبخت ہیں تو عبادت کرنے سے نیک بخت نہ ہو جائینگے و اگر تقدیر الٰہی میں ہم نیک بخت
ہیں تو معصیت کرنے سے بدبخت نہ ہو جائینگے پس جسطرح کہ یہ بات عقل و شرع سے دور ہے اسی طرح
سوال سائل کا بھی باطل ہے اور مثل اس اعتراض کے اور اعتراضات اور جوابات اسکے

کتاب ضیاء النجوم میں بتفصیل ذکر ہیں **فلا نعیدها**

فائدہ دوازدہم فائدہ اول میں بیان کیا گیا کہ نجوم علامات و دلالات ہیں حوادث کی
اور جائز ہے خدا پر کہ تغیر دے انہیں حوادثات کو بسبب امور نیک و صدقہ و دعا کے پس
اگر بد دلالات فلکی کل نجم الوقوع ہوں تو صدقہ و دعا بیکار ہو جاتا و حال آنکہ صدقہ و دعا کا بہت
بڑا اثر ہے چنانچہ مولانا حسن بن عبد الرزاق نے جمال الصالحین میں لکھا ہے کہ حضرت
امام جعفر صادق نے فرمایا کہ درمیان میرے اور منجم کے قسمت ایک زمین کی ہوئی منجم
چاہتا تھا کہ خود ساعت سعد میں اور ہم ساعت نحس گھر سے نکلیں پس جب ہم دونوں گئے
اور زمین کو تقسیم کیا تو زمین خوب میری قسمت میں آئی اور منجم نے دست تاسف
ملکر از روے حیرت و حسرت کے کہا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا حضرت نے فرمایا
کہ میں نے کہا بھی جس وقت میں گھر سے باہر نکلا تھا تو تصدق دیکر نکلا تھا اور صدقہ دیتا

بہتر تہا فقیرے بنجوم سے اور اوسی کتاب مین اونہین حضرت سے منقول ہے کہ ایک شخص نے
اولیاء اللہ مین سے ایک مرد بنی اسرائیل کو خبر دی کہ تیرا فرزند شب عروسی مین مر جاویگا پس
جب شب عروسی اوسکی آئی فرزند نے ایک پیر عاجز کو دیکھا اور اوسپر رحم کر کے طعام کھلایا پیر عاجز نے
کہا کہ اے فرزند تو نے مجھکو زندہ کیا خدا تجھے زندہ رکھے پس کوئی شخص خواب مین اوس مرد اسرائیلی
کے آیا اور اوس سے کہا کہ خدا نے بسبب اوس تصدق کے مرگ کو تیرے فرزند سے دفع کیا اور
اوسی کتاب مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ در زمان بنی اسرائیل چند سال قحط عظیم ہوا ایک شخص
ایک عورت نے ایک لقمہ اپنے منہ مین رکہا کہ کہاوے اتنے مین ایک سائل آیا عورت نے وہ لقمہ اپنے
منہ سے نکالکر اوس سائل کو دیا اتفاقاً اوس عورت کو ایک طفل صغیر تہا کہ میدان مین بیٹہا تہا
اوسکو لیگیا وہ بچہ رونے لگا ماں اوسکی پیچہے دوڑی کہ بحکم خدا فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور
اوس بچہ کو بہیڑیے کے منہ سے لیکر اوسکی ماں کو دیا اور کہا کہ یہ لقمہ عوض اوس لقمہ کا ہے پس معلوم ہوا
کہ صدقہ دینے سے رد بلا ہو جاتی ہے اور نحوست فلکی سب دفع ہو جاتی ہے یہانتک کہ موت مبرم سے بہی جان بچ جاتی ہے

فائدہ تیرہوان قمر را دیدن در برج حمل و امثال برج

اور کتب نجومیہ مین ذکر حکماء ہند نے فلک کو مثل ایک حمل کے یعنی مانند حیوان عظیم الجثہ کے تصور کیا ہے
کہ اپنے پاؤن اپنی طرف جمع کیے ہوئے اور بیٹہے ہوئے ہے کہ رخ اوسکا بسوے مغرب ہے اور پشت اوسکی
بسوے مشرق ہے پس سر و روے اوسکا برج حمل ہے اور گردن مع قفا برج ثور ہے اور دوش و بازو
و ہاتہ اوسکے برج جوزا ہے اور سینہ و پستان اور پہلو و معدہ برج سرطان ہے اور پشت و پہلو و قلب
اوسکا برج اسد ہے اور شکم و روده برج سنبلہ ہے اور چنڈہی اوسکے برج میزان ہے اور نیز و فرج
برج عقرب ہے اور دونو ران اوسکی برج قوس ہے اور دونو زانو اوسکے برج جدی ہے اور
دونو ساق اوسکی برج دلو ہے اور دونو پاؤن اوسکے برج حوت ہے اس سبب سے برج حمل اول

بیروج قرار دیا گیا اور نسبتا ہے شاید کہ سرطان اول بروج ہوتا کیونکہ طالع عالم سرطان ہے

پس یہ بروج بمنزلہ اوس حیوان عظیم الجثہ کے اعضاء و جوارح تصور کیے گئے اور کواکب

میں سے آفتاب بجائے دل اوسکا ہو کہ حیات اس حیوان کی اوسی سے ہے اور زحل طحال اوسکا اور

مشتری جگر اوس کا ہے اور مریخ پتا ہو اوسکا اور زہرہ معدہ ہے اوس کا

اور عطارد دماغ ہو اوسکا اور قمر پھیپڑا ہے اوسکا اور تفصیل اوسکی ضیاء الانجم میں لکھدی

گئی ہے اور دوسری وجہ برج حمل کے اول بروج ہونیکی یہ ہو کہ حمل و میزان دو نقطہ اعتدال

کے ہیں اور سرطان و جدی دو نقطہ انقلاب کے اور اعتدال افضل ہے انقلاب سے

اور مزاج حمل کا حار یابس ہے اور مزاج میزان کا حار رطب اور یبوست اشرف ہے رطوبت

سے لہذا حمل اشرف ہوا میزان سے پس حمل کل بروج میں اشرف ٹھہرا اسلیے اول بروج

قرار دیا گیا اور وجہ افضلیت یبوست کی رطوبت سے یہ ہو کہ رطوبت عبارت ہے انفعال سے

اور یبوست عبارت ہے امتناع انفعال سے اور امتناع انفعال اشرف ہو انفعال سے اسلیے

کہ واجب الذاتہ اشرف ہے ممکن لذاتہ سے اور تیسری وجہ برج حمل کی اول بروج ہونیکی یہ ہے

کہ جب شمس اول حمل میں داخل ہوتا ہو تو ابتداے حدوث حرارت مستقلہ اور نشو نما ہوتا ہے اسلیے اول برج ٹھہرا

واضح ہو کہ بروج بعدد اربعہ عناصر میں سے برج حمل خانہ مریخ و شرف آفتاب و وبال زہرہ و ہبوط زحل بمزاج گرم خشک آتشی

و نہاری ہے و مذکر و مشرقی و منقلب ہے برنگ سرخ و سفید ہے اور برج ثور خانہ زہرہ و شرف قمر و وبال مریخ و حضیض

عطارد بمزاج سرد خشک خاکی و نہاری ہو و مؤنث و جنوبی و ثابت برنگ سفید روشن ہو اور برج جوزا خانہ

عطارد و شرف راس و وبال مشتری و ہبوط ذنب و حضیض زحل و اوج آفتاب و زہرہ بمزاج گرم

و تر بادی و نہاری ہے و مذکر و ذو جسدین و مغربی برنگ سفید مائل بزردی ہے اور

برج سرطان خانہ قمر و شرف مشتری و ہبوط مریخ و وبال زحل بمزاج سرد و تر آبی لیلی

مؤنث و منقلب شمالی گندم گون ہے اور برج اسد خانہ آفتاب و وبال زحل و اوج

مریخ بمزاج گرم خشک آتشی تابستانی و مذکر و نہاری و مشرقی و ثابت برنگ سرخ و سفید ہو

فائدہ چودہوان منسوبات اعضا ساتھ خانہاے دوازدہ گانہ کے* چونکہ فائدہ دوازدہم مین منسوبات اعضا بہ بروج دوازدہ گانہ لکھے گئی لہذا منسوبات اعضا بخانہاے دوازدہ گانہ واسطے مزید بصیرت هندی کے لکھے جاتے ہین ہرچند کہ رسالہ زبدۃ النجوم مین ذکر اوسکا ہوچکا پس معلوم ہو کہ ہر برج مین تیس درجہ مین منجملہ اوسکے دس دس درجون کے ایک ایک درجہ کہلاتی ہے اور ہر ایک درجہ ایک ایک ستارہ سے متعلق ہے پس اگر بوقت ولادت درجہ اول برج کا طالع ہو تو اوسوقت بارہ خانہ اعلای بدن مولود سے منسوب ہونگے کہ خانہ اول پیشانی اور کنپٹی ہے اور خانہ دوم و دوازدہم دونو آنکھین راست و چپ اور خانہ سیوم و یازدہم دونو کان یعنے بائین اور دہنے اور خانہ چہارم دونو نتھنے دہنے بائین اوسکے اور خانہ پنجم و نہم دونو رخساری دہنے بائین اوسکے اور خانہ ششم و ہشتم دونو نصف ذقن راست و چپ اوسکے اور خانہ ہفتم غنچہ دہن اوسکا ہو واگر درجہ دوم طالع ہو تو اوسوقت بارہ خانہ نصف اعلاے بدن سے متعلق ہین یعنے خانہ اول گلو اور نازین مولود ہے

و خانہ دوم و دوازدہم دونو شانے دہنے و بائین اوسکے ہین و خانہ سیوم و یازدہم دونو بازو دہنے بائین اوسکے ہین و خانہ چہارم و دہم دونو پہلوے راست و چپ اوسکے ہین و خانہ پنجم و نہم دونو پستان راست و چپ اوسکے ہین و خانہ ششم و ہشتم دونو زیر پہلوے راست و چپ اوسکے ہین و خانہ ہفتم وسط شکم مولود سمجھو اور اگر حمل سیوم طالع ہو تو اوسوقت بارہ و خانہ نصف اسفل بدن مولود سے منسوب ہین یعنے خانہ اول زیر ناف مولود ہے و خانہ دوم و دوازدہم مقام بول و براز اوسکا ہے و خانہ سیوم و یازدہم دونو رانین راست و چپ اوسکے ہین و خانہ چہارم و دہم دونو زانوے راست و چپ اوسکے ہین و خانہ پنجم و نہم دونو ساق پاے راست و چپ اوسکے ہین و خانہ ششم و ہشتم دونو پاے راست و چپ اوسکے ہین و خانہ ہفتم زیر ہر دو قدم اوسکے ہین پس بوقت ولادت جو درجہ طالع ہو نظر کرے کہ جس خانہ مین کوکب سعد قوی ہو اوس عضو پر مولود کے خال یا مثل خال کوئی نشان ہوگا اور جس خانہ مین کوکب نحس ہو اوس عضو پر زخم یا مثل زخم کے کوئی نشان ہوگا

فائدہ پندرھوان در نسبات اعضا بکواکب واضح ہو کہ جسطرح اعضاے انسان بروج دوازدہ گانہ و خانہاے دوازدہ گانہ سے منسوب ہین جیسا کہ ذکر ہوچکا اسی طرح اعضا و جوارح و حواس خمسہ انسان کے بیچ سیارہ سے بھی منسوب ہین جدول اوسکی یہ ہے

قمر حس بصیر و چشم چپ و گردن و پستان و شش و معدہ و طحال

عطارد حس ذائقہ و زبان بشرکت قمر و کام و لب و انگشتان و دماغ

زہرہ حس شامہ و کف دست و ساعد و آلات تناسل یعنی جملہ آلات شہوت و جمیع گردہ و ابرو و سیاہی چشم

شمس حس بصر و چشم راست مرد و چشم چپ عورت کو و سر و سینہ و پہلو و دہن و دندان

مریخ حس لامسہ یعنی دست راست و مرارہ یعنی زہرہ و کلیتین و رگہاے جنبندہ و ہر دو ساق پا

فائدہ اٹھارھوان تحقیق روز مین مفتاح الرشاد وغیرہ مین ہے کہ روز عبارت
شبانہ روز سے ہے اور شبانہ روز باصطلاح ہر طائفہ کے مختلف ہے حکماے فارس و یونان کے
نزدیک اول روز ہے اور شب بعد اوسکے ہے کیونکہ نور وجودی ہے اور ظلمت عدمی ہے اور ابتداے روز وقت
سے لیتے ہین کہ جب مرکز شمس نصف النہار پر پہونچے اور زمانہ مابین دو نصف النہار کا ایک
شبانہ روز ہوا اور اوسکو یوم بلیلہ کہتے ہین اور نزدیک منجمان ہند کے ابتداے روز طلوع
مرکز آفتاب سے ہے پس مابین الطلوعین مقدار ایک شبانہ روز ہے اور نزدیک ترکون کے
ابتداے روز وقت غروب مرکز آفتاب سے ہے اور نزدیک حکماے فرنگ کی ابتدا روز وقت
پہونچنے آفتاب کے ہے وتد اللیل پر پس مقدار شبانہ روز نصف شب سے دوسری نصف شب تک
ہے اور نزدیک اہل شرع کے اول شب ہے اور روز بعد اوسکے کیونکہ شب ظلمت ہے اور ظلمت اصل ہے اور نور
اوسمین طاری ہے اور شروع شبانہ روز بعد غروب ہونے تمام قرص آفتاب کی ہے اور
شروع روز ابتداے طلوع صبح صادق سے ہے کہ جس وقت سے بیاض صبح منبسط ہوتی ہے
اور نزدیک بعضے از براہمہ ہند مابین ابتداے طلوع صبح صادق تا طلوع آفتاب اور مابین
غروب آفتاب تا غروب شفق سنبز فصل مشترک کی ہے درمیان روز و شب کا اور داخل
کسی مین نہین ہے اور نزدیک اہل ہیئت کے ابتداے روز طلوع مرکز آفتاب سے ہے
تا غروب مرکز آفتاب پس شبانہ روز کل چوبیس ساعتین ہین نہ زیادہ نہ کم لیکن جب
دن کم ہونے لگتا ہے تو شب زیادہ ہونے لگتی ہے اور جب شب گھٹنے لگتی ہے تو دن بڑھنے لگتا ہے
[illegible] يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

فائدہ انیسوان مقدار روز و شب مین مفتاح الرشاد مین ہے کہ دستور ہے
کہ جسقدر دیر کہ طلوع آفتاب ہو جب اوسکو بارہ سے کم کرین جو باقی رہیگا وہی مقدار

غروب کے ہوگی اور اگر مقدار غروب کو بارہ سے کم کرین جو باقی رہے وہی مقدار طلوع
کے ہوگی مثلاً اگر طلوع چھ ساعت و چالیس دقیقہ ہے اگر اسکو بارہ سے کم کرین تو
پانچ ساعت و بیس دقیقہ باقی رہے یہی مقدار غروب اوس روز کی ہوگی یعنی اوسدن
پانچ ساعت و بیس دقیقہ پر آفتاب غروب کریگا اور دوسرا قاعدہ مقدار روز کے دریافت
کرنیکا یہ ہے کہ جسقدر پر طلوع آفتاب ہے اگر اوسکو دوچند کرین وہی مقدار اوس
شب کے ہوگی اور جسقدر پر غروب ہے اگر اوسکو دوچند کرین وہی مقدار اوس روز کے
ہوگی مثلاً طلوع چھ ساعت و چالیس دقیقہ پر ہے اسکو دوچند کیا تو تیرہ ساعت
و بیس دقیقہ ہوے معلوم ہوا کہ اوسدن رات تیرہ ساعت و بیس دقیقہ کی تھی واللہ اعلم

فائدہ بیسوان تاثیر زہرہ مین ہ ذخیرہ اسکندریہ مین ہے کہ منجملہ تاثیرات کواکب کے
ایک اثر زہرہ کا عالم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نکاح کرے اور زہرہ برج حوت مین ہو
اور قمر بنظر تسدیس زہرہ ہو برج ثور مین یا بنظر تثلیث زہرہ ہو برج سرطان مین و یا
زہرہ ثور مین اور قمر حوت مین یا سرطان مین ہو و یا قمر مقارن زہرہ ہو بعض مواضع
مذکورہ مین بشرطیکہ نحسین مین سے کوئی ناظر نہو تو زوجہ منتفع ہوگی بمواقفہ زوج کے
اور درمیان دونو کے اتفاق اور الفت و محبت اس حد پر ہوگی کہ تمام خلائق تعجب
مین پڑینگے وجہ اسکی یہ ہو کہ صورت اول مین زہرہ برج حوت برج شرف مین ہو اور
قمر بھی برج ثور برج شرف مین اور بنظر تسدیس باہم ناظر ہین یا قمر برج سرطان مین اپنے
گھر مین ہو کر باہم بنظر تثلیث ناظر ہین اسیطرح صورت دوم مین کہ زہرہ برج ثور اپنے خانہ مین ہے
اور قمر برج سرطان اپنے خانہ مین ہے اور باہم ناظر ہین بنظر تسدیس تو اس حال مین
ہر ایک کوکب اپنی قوت دوسرے کو عطا کرتا ہو اسکا نام دفع قوت ہے اور یہ بہت بڑی تعجب ہے

ستارہ کی اور دلیل ہے اوپر تمامی دوستی کی باہمی سعادت تمام ہونیکا [illegible]

اور صورت سوم مین زہرہ ثور مین برج شرف قمر مین ہے اور قمر حوت مین

برج شرف زہرہ مین یعنے ہر ایک دوسری کی شرف مین باہم ناظر ہین

تو اس حال مین ہر ایک کوکب اپنی طبیعت دوسرے کو عطا کرتا ہے اسکا نام

دفع طبیعت ہے اور یہ وضع بہتر و قوی تر ہے دفع قوت سے اور اثر اسکا

حصول سعادت مین وبرآوردن مطالب کی اور پہونچنے امید ہاے کلی مین دیگر اوضاع

کواکب سے زیادہ تر ہے اور صورت چہارم مین یعنے قمر مقارن زہرہ کے

برج حوت یا ثور یا سرطان مین کہ بنظر مقارنہ باہم ناظر ہین تو برج ثور

مین حکم دفع طبیعت اور برج حوت و سرطان مین حکم دفع قوت کا

ہوگا کہ یہ دو دلیلین قبول ہونے کامونکے اور برآنے حاجتون کے

مین اصح ہے اگر ایسے ساعت مین کوئی نکاح کرے تو درمیان زوج

وزوجہ کے الفت و محبت و اتفاق باہمی حد سے زیادہ ہوگی

فائدہ اکیسوان تاثیر زہرہ مین ذخیرہ اسکندریہ مین ہے کہ جو وضع کواکب

زہرہ و مشتری سے انکے فائدہ سابق مین ذکر ہوچکا اگر بوقت نکاح برخلاف اوس

وضع مذکور کے ہو کہ زہرہ محترق ہو یا سنبلہ مین ہو یا حمل مین ہو یا عقرب مین ہو

اور مریخ بنظر مقابلہ یا تربیع ناظر ہو اور زحل مقابل یا مقارن اوسکے ہو اور مشتری

اوس سے ساقط ہو بسبب اسکے وہ تزویج نحس ہوگی بکمال نحوست حتی کہ ضرر عظیم

لوگونکو پہونچے اور درمیان زوج و زوجہ کے دشمنی ہو اس حد پر کہ حالات اونکے

از قبیل حالات مردم ہوجاوینگے وجہ اسکی یہ ہے کہ تزویج وعروسی متعلق ہے زہرہ [illegible]

کوکب غرض و کوکب حاجت زہرہ ہو پس اگر کوکب غرض مع طالع
دلیل بہجائی کی ہے پس زہرہ کا تحت الشعاع ہونا یا احتراق آفتاب
مین ہونا یا برج ہبوط یا برج سنبلہ مین ہونا یا برج حمل یا
عقرب مین ہونا خصوصًا مریخ جلاد فلک کا بنظر مقابلہ کہ
دلیل تمام دشمنی کی ہے یا بنظر تربیع کہ دلیل نیم دشمنی ہے ناظر ہونا
اور زحل نحس اکبر کا مقابل یا مقارن زہرہ کی ہونا دلیل خرابی
و دشمنی کی ہے درمیان زوج و زوجہ کے خصوصًا اگر قمر بھی
ساقط ہو تو دلیل کمال نحوست و کمال خرابی و عداوت کی ہے
فائدہ بائیسوان تاثیرات قمر مین از ذخیرہ اسکندریہ
مین ہے کہ منجملہ تاثیرات کواکب کے ایک اثر قمر کا عالم مین یہ ہے
کہ مثل امرود و کدو و خیارہ و خربوزہ کے نشو و نما انکا نور قمر سے ہے
چنانکہ رفتہ رفتہ زیادتی نور قمر کے ایک شب مین اسقدر نشو و نما انکا
ہوتا ہے کہ سب پر ظاہر ہو جاتا ہے اور تاثیر قمر مد و جزر دریا مین
بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی انکار اوسکا نہین کرسکتا ہو
چنانکہ جب قمر بلاد بحری مین افق بلد سے طالع ہوتا ہو تو پانی
اوس دریا کا ابتدا زیادتی و مد مین کرتا ہے اور بڑھتا جاتا ہو
جبتک کہ قمر سمت الراس پر پہونچتا ہو پس جب قمر سمت الراس سے
ہٹنے لگتا ہو پانی دریا کا جزر و نقصان مین آتا ہو یعنی گھٹنے لگتا ہے
جبتک کہ قمر غروب کرتا ہو پس بعد غروب کے پانی کا ہجوم ہوتا ہے

کوکب غرض و حاجت اوس ستارہ کو کہتے ہین کہ جس ستارے سے معلوم ہوسکتا ہو کہ جس کام کو کرنا چاہتا ہو جدول اوسکی یہ ہے	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
	زراعت و بنا و درخت لگانا	کارہاے سلطانی و شکت	فتنہ و جنگ و سلاح پہننا	سلطنت و حکومت	عروسی و زیور و لبس جدید	تعلیم و تعلم	سفر و خرید و فروخت

جبتک کہ قمر سمت القدم پر پہونچتا ہے اور تحت الارض سے سمت مرکز عالم سے ہوجاتا ہے پس
جذر اوسکے آب دریا جذر کرتا ہے جبتک کہ قمر تحت الارض سے افق شرقی تک پہونچتا ہے پس
جب افق سے طالع ہوتا ہے تو پھر مد و زیادتی کرتا ہے یعنے بڑھنے لگتا ہے پس یہی
اثر قمر کا مد و جزر دریا میں ہمیشہ رہتا ہے

فائدہ بعنوان تاثیر قمر میں ہو صاحب انقرائی نے باب بحران میں لکھا ہو کہ طبعیات
عالم کے متغیر ہونے میں بتغیرات حال قمر بحسب زیادتی نور و نقصان نور پس جب نور قمر
تزائد میں ہوتا ہے تو آب دریا بھی تزائد میں ہوتا ہے اور جب نور قمر تناقص میں ہوتا ہے
تو آب دریا بھی تناقص میں ہوتا ہے والیضاً وقت تزائد نور قمر کے نبض ممتلی ہوتی ہے
اور بوقت نقصان نور کے خالی والیضاً وقت تزائد نور قمر کے عورتوں کی چھاتیوں میں
دودھ زیادہ ہوتا ہے اور بوقت نقصان نور کے کم والیضاً وقت تزائد نور قمر اسواد خلا
بدن کیطرف متحرک ہوتا ہے اور بوقت نقصان نور کے باطن بدن کیطرف والیضاً
نصف اوّل ماہ میں خون عورتکا اکثر جاری ہوتا ہے والیضاً اگر کوئی نور قمر میں سوتا ہے
اکثر اوسکو نزلہ ہوجاتا ہے اور دماغ میں ثقل پیدا ہوتا ہے اور بدن میں سستی پیدا ہوتی ہے
والیضاً نصف اوّل ماہ میں مچھلیاں قعر دریا سے پانی کے اوپر نکل آتی ہیں اور فربہ ہوجاتی
ہیں والیضاً نصف اوّل ماہ میں اگر درخت بوئیں تو درخت قوی ہوجاتا ہے والیضاً شبہا ئے
از دیاد نور قمر میں ثمرات کو ایسا نمو و تمدد ہوتا ہے کہ اگر کوئی قریب ثمر کے جا کر کان
لگائے تو آواز تمدد و نمو کے سنے والیضاً در تزائد نور قمر آب چشمہا بھی در تزائد رہتا ہے والیضاً
اگر گوشت حیوان کا نور قمر میں رکھا جائے تو اوسکے طعم و ذائقہ میں تغیر جلد ہوتا ہے
بہ نسبت جائے دیگر کے

فائدہ چوبیسوان تاثیر شمس سفلیات مین ہو ذخیرہ اسکندریہ مین ہے کہ خداوند عالم نے آفتاب کو کل عالم مین فاعل عظیم القدرت و قاہر القوت بنایا ہے اور اختلاف اشکال صور و خلائق باعتبار افاعیل شمس کے ہو پس تاثیر شمس نباتات مین اور ہونا آفتاب کا علت وجود نباتات کچھ ظاہر ہے کیونکہ مطلق نباتات اپنے وجود و کمال مین محتاج ہین طرف تاثیر آفتاب کے لیکن وجود بعضے نباتات کا در بعض بلاد دون بعض انجہت قرب و بعد تاثیر اشعہ شمس کے ہو مثلاً نخل اراضی حارہ مین ہوتا ہو اور اترج و لیمو و موز وغیرہ بلاد بارد مین و علی ہذا القیاس اقلیم اول مین دار فلفل ہندیہ ہوتا ہے اور اقلیم دیگر مین یہ نباتات نہین ہوتے ہین اور بلاد حبشیہ مین کہ ورا ے خط استوا کے ہین اشجار و فواکہ و حشائش ایسے ہوتے ہین کہ شمال مین کوئی انکو نہین پہونچا پس معلوم ہوا کہ یہ سب اختلافات بسبب مواقع شمس کے ہین باعتبار طلوع و غروب و صعود و ہبوط و ارتفاع و انخفاض کے اور سر کنون مین ہو کہ انعقاد احجار بسبب بخارات کے ہوتا ہے کہ جو متولد ہوتے ہین باطن ارض مین بسبب تاثیر شمس کے پس جب بخارات قعر جبلہا مین محتقن ہوتے ہین اور آفتاب اسکے نضج ہیز

ہوا کرتا ہے و بسبب تاکید مساوات کا ہو جاتا ہے اندر اشجار و اثمار زمین کے ہے کہ اجسام سفلی زمین کے
ہر ایک جسم اور ہر ایک موضع بقدر اپنی استعداد کے اجرام علوی کا اثر قبول کرتے ہیں مگر کسی کسی طرح
جیسا کہ نور آفتاب کا سب جا پر برابر پڑتا ہے لیکن کرہ بدخشان میں لعل پیدا ہوتا ہے اور
دیگر جگہ نہیں پس معلوم ہوا کہ اثر کواکب کا وہاں ظاہر تر ہے جہاں استعداد قوی تر ہے

فائدہ چہلشوان تاثیر شمس علویات میں ماخوذ از رسالہ اسکندریہ میں ہے کہ افضل شمس عالم علویہ میں
یہ ہے کہ اگر زحل و مشتری و مریخ اعلائے نطاق فلک تدویر کے سبب نطاق اوسط کے بعد از شمس
واقع ہوا کرتے ہیں تو اس وقت میں راجع و لامع و نمودار ہوتے ہیں پس بنا بر اس کے
ضعیف الحال ہوتے ہیں اور زہرہ و عطارد کو آفتاب سے ایک ربط عجیب ہے کیونکہ زہرہ زیادہ
از نصف فلک آفتاب سے دور نہیں ہوتی ہے اور عطارد نصف سبع دائرہ سے زیادہ آفتاب
یعنے درجہ
سے دور نہیں ہوتا اور بعض رسائل میں ہے کہ زہرہ سینتالیس درجے سے زیادہ کہ نصف
قطر تدویر اوسکا ہے آفتاب سے دور نہیں ہوتی ہے اور عطارد ستائیس درجہ سے
زیادہ کہ نصف قطر تدویر اوسکا ہے آفتاب سے دور نہیں ہوتا ہے دونوں جانب کو پس اگر زہرہ
یا عطارد آفتاب سے کچھ دور ہوں اور قبیل آفتاب کے ہوں تو سریع السیر ہو جاتی ہیں

اور آفتاب سے نزدیک ہوکر محو ہو جاتی ہین اور محترق ہو جاتی ہین پس ہر ایک ہو عطارد
یہی مقارن شمس ہو جاتا ہے ایکبار راجع و ایکبار مستقیم لیکن ہرگز فلک تدویر انکا مقارن آفتاب
کے ہوتا ہے تحرک بحرکت شمس زیادہ و نقصان لیکن فعل شمس قمر مین پیدا ہے کہ نور قمر
نور شمس سے ہے اور جب قمر شمس سے دور ہونے لگتا ہے تو نور اوسکا بڑہتا جاتا ہے اور جب بعد
استقبال قریب ہونے لگتا ہے تو نور اوسکا گھٹتا جاتا ہے یہ سب آثار ظاہری شمس کے ہین

کواکب سیارہ مین بیچ عالم علوی کے

فائدہ چھبیسوان علاج بیمار مین ہو ذخیرہ اسکندریہ مین ہے کہ اگر طبیب واسطے معالجہ
کے بیمار کے پاس جاوے اگر اوسوقت قمر مقارن یا متصل زحل سے ہو یعنی ہیوت نحسین سے
اور زہرہ کو ناظر ہو اور زہرہ قوی ہو تو کوئی اثر شفا کا معالجہ سے مریض کو نہوگا و اگر خلاف
اسکے ہو کہ قمر متصل نہ ہو و ہو باتصال قبول اور زہرہ میزان مین ہو تو مریض کو اون طبیب سے
راحت و قوت و شفا حاصل ہوگی اور شرح ثمرہ بطلیموس مین ہے کہ اگر سوال حال بیمار سے
کرین تو طالع وقت و صاحب طالع دلیل بیمار ہو و سابع و صاحب سابع دلیل طبیب
پس اگر یہ منحوس ہون دلیل ہو کہ بیمار کو علاج سے اوس طبیب کے کوئی نفع نہین ہوگا پس
معلوم ہے کہ تبدیل طبیب کرین اور علاج الامراض مین ہے کہ ابتدائے علاج مین حاجت
چند امرون کی ضرور ہے ایکیہ کہ طالع و صاحب طالع مسعود ہون تا مقصود حاصل ہو دوسرے
سے نحسین یعنے مریخ و زحل پس حمل
و عقرب خانہاے مریخ مین اور جدی و دلو خانہاے
زحل مین جیسا کہ اس دائرے سے ثابت ہے

دائرہ بیوت کواکب

قمر شمس
خانہاے عطارد
خانہاے زہرہ
خانہاے مریخ
خانہاے مشتری
خانہاے زحل

پس اگر وہ چیزین در زمان صلاح و نیکوئی حال زحل یا استقامت و شرف اوسکی کے پیدا ہون تو
واسطے امراض طحال وغیرہ کے نافع ہونگی اور اگر در بدی حال و رجعت و ہبوط زحل پیدا ہون تو ضرر ہونگے
علاوہ اسکے جس وقت کوکب بیت الشرف یا اپنے خانہ مین یا اوج یا اور کسی حظ مین ہو اوس زمانہ
مین اوس کوکب کی منسوبات کو اخذ و التقاط کرے خصوصًا اگر نظرات سعود بھی اوس کوکب
کیطرف ہون تو اوسکے تریاق ہونیکا وہ سریکھ عطا کرتی ہین بھی ایسے زمانہ اور نظرات سعود کی رعایت
کرنا بہتر ہے اور منسوبات کواکب اس جدول سے معلوم کرین

زحل	ہلیلہ و بلیلہ و بلوط و زیتون و فلفل و فوفل و جوز و لوز
مشتری	زرد آلو و شفتالو و پستان و خیار شنبر و مشمش و کیا و جشو
مریخ	زعفران و بادنجان و زنجبیل و انار ترش و سیر و پیاز و ترب
شمس	شکر و نیشکر و شیر خشت و ترنجبین و نارجیل و بادام و چلغوزہ
زہرہ	ساج و سرو و سیب و بہی و ہر جب و تخم چوب و روغن دار
عطارد	بقول و سبز سیاہ و صندل و عود ہندی وغیرہ
قمر	قطن و کتان و خیار و خربوزہ و ہندوانہ و کدو و انار شیرین و بادام شیرین

فائدہ بست ہشتم در ثوابت ۔ شرح بست باب بسجندی مین ہے کہ جب کوکب تحت الشعاع
مین آتا ہے اوسکو خفائے کوکب کہتے ہین اور جب تحت الشعاع سے نکلتا ہے اوسکو ظہور کوکب
کہتے ہین اور اکثر ونکو طرف ظہور و خفائے ثوابت کے احتیاج ہوتی ہے کیونکہ اہل اعداد و طلسمات
اپنے بعض اعمال کو مشروط کرتے ہین ساتھ ظہور یا خفا کسی کوکب کے کہ جو خواص مین

جو حکم نجم بود زان زحل — نباشد در آن کمالی

واگر چاہیں کہ دریافت کریں کہ مریض کس دن سے بیمار ہوا ہے تو جاننا چاہیے
کہ عدد نام بیمار و عدد روز جمع کرکے سات سات طرح دیں اگر ایک بچے
روز شنبہ سے بیمار ہوا ہے اور دو بچیں تو یکشنبہ سے اور تین بچیں تو دوشنبہ
سے وعلی ہذا واگر علت کا دریافت کرنا منظور ہو تو عدد نام بیمار و روز جمع کرکے
چار چار طرح دے اگر ایک بچے تو بلاے بزرگ ہے واگر دو بچیں تو بیماری
زیادہ ہو واگر تین بچیں تو جادو ہو واگر چار بچیں تو دیوانہ ہو جائیگا اور دوسرے
نسخہ میں ہے کہ عدد نام بیمار و نام مادر بیمار و نام روز سوال جمع کرکے چار چار
طرح دیں اگر ایک بچے تو آسیب سایہ سے ڈرا ہے واگر دو بچیں تو جادو کسی نے
کیا ہے واگر تین بچیں تو نظر دیو و پری ہے واگر چار بچیں تو آزار و بیماری ہے
اور تیسرے نسخہ میں ہے کہ نام سائل و نام روز جمع کرکے تین تین طرح دے اگر ایک بچے
تو بیماری حرارت و غلبہ خون سے ہے واگر دو بچیں تو باد و بلغم سے ہے واگر تین
بچیں تو سحر و آسیب دیو و پری کا ہے واگر معلوم کرنا چاہیں کہ بیمار کو صحت ہوگی یا نہ جانے
کہ عدد نام بیمار و نام مادر بیمار و عدد نام روز جمع کرکے تین تین طرح دیں اگر ایک بچے
تو صحت ہوگی واگر دو بچیں تو بیمار زیادہ ہو واگر تین بچیں تو وہ اسی زحمت میں مر جائے

تتمہ

دلائل خطوط کف دست میں ہر چند کہ بیان مسائل المجربات از زبدۃ النجوم میں ہو چکا پس واضح ہو
کہ کوئی فعل حکیم مطلق کا خالی حکمت سے نہیں ہے کیونکہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ پس
نقوش و خطوط کف دست و پیشانی و شکم بھی خالی حکمت سے نہیں ہے اور ہر ایک خط اور نقش ایک ایک

انگلی تک ہو تو ساٹھ برس کی عمر ہوگی اور اگر چھنگلیا سے بیچ والی انگلی تک ہو تو پچپن برس کی عمر
ہوگی اور جہاں پر وہ خط عمر کٹا ہو وہاں پر بیماری سخت ہوگی خوف مرجانیکا ہوگا اسیطرح پر
الٹ گئے ہیں کہ اپنی تمام عمر تک نہ پہنچی اور بیچ میں بسبب کسی بلا کی مرجاتے مثال اسکی یہ ہے
کہ اگر چراغ تیل بتی سے درست ہے اور اوسمیں تیل اسقدر ہو کہ صبح تک برابر جلیگا پس عمر
اوس چراغ کی روشن رہنے کی تمام شب صبح تک کی ہے مگر نصف شب کو اگر ہوا تیز
چلی تو وہ چراغ خاموش ہوجاتا ہے اور وہ تیل بتی کچھ کام نہیں آتی ہے مگر ایسی ہوا سے
اوس چراغ کی حفاظت ہوا کی خوب طرح سے کیجائی تو نہیں بجھیگا اسیطرح اگر عمر کسیکی
ستر برس کی ہے اور چونکہ بیچ میں سے خط عمر کٹا ہوا تھا دلیل ہوئی کہ بسبب کسی بلا کے
بیچ میں یا پچیسویں سال بیمار ہو کے مرجائے اوس وقت اگر دعا خوانی و تصدقات وغیرہ سے
اوسکی حفاظت اوس بلا سے خوب طرح کیجاوے تو بچ جائیگا اور صحیح و سالم ہوکے اپنی
عمر تک پہونچیگا اور وہ بلا اوس سے دفع ہوجائیگی اور شکل کف دست یہ ہے۔

تمت

مطبع نامی لکھنؤ ماہ دسمبر [illegible]